نوٹ

29B

فیچر

تعارف

ایک ہلکے پھلکے بیانیہ مضمون کو فیچر کہتے ہیں۔کوئی شے، فرد، ادارہ یا سماجی رسم ورواج فیچر کا موضوع ہوسکتا ہے۔اخباروں، رسالوں میں روز ہی خبریں شایع ہوتی رہتی ہیں۔ان خبروں کا عام زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے،عوام کا کیا ردعمل ہوتا ہے،ان خبروں اور واقعات سے عوام کی امیدوں، آرزوؤں، رنج وغم کا کیا تعلق ہے،ان واقعات کے پیچھے جو عوامل کارفرما ہیں ان سے واقف ہوکر پڑھنے والوں کو کس طرح کا اطمینان ہوتا ہے،انہیں باتوں کو مخصوص اور ہلکے پھلکے انداز میں فیچر میں پیش کیا جاتا ہے۔فیچر کا عنوان عام طور سے پُرکشش اور دل کو چھونے والا ہوتا ہے۔فیچر اخبار ورسائل میں تو چھپتے ہی ہیں، ریڈیو پر بھی سنے جاتے ہیں اور ٹی وی پر بھی دیکھے جاتے ہیں۔اخباروں میں فیچر کو ایک الگ نمایاں جگہ دی جاتی ہے۔کبھی اس کو چوکھٹے(Box) میں رکھ دیتے ہیں، کبھی اس کی کتابت ہی الگ ڈھنگ سے کروائی جاتی ہے تاکہ نمایاں نظر آئے۔کبھی کبھی فیچر کو اخباروں میں صفحہ اول پر ہی جگہ مل جاتی ہے۔

فیچر کے انداز بیان میں تنوع ہوتا ہے۔یعنی اظہار بیان کے ایک ہی انداز اور لب ولہجہ کو مستقلاً اختیار نہیں کرتے بلکہ موضوع کے ایک پہلو کی بات ختم کرنے کے بعد دوسرے پہلو کے اظہار کا انداز بدل جاتا ہے۔شاید آپ نے کوئی ریڈیو فیچر سُن کر محسوس کیا ہوگا کہ فیچر نشر کرتے وقت کئی آوازوں کو استعمال کرتے ہیں یا کم از کم دو آوازیں ضرور ہوتی ہیں۔اس کا مقصد اظہار بیان میں تنوع پیدا کرنا ہوتا ہے۔اظہار بیان میں تنوع کا مقصد یہ ہے کہ قاری کی توجہ اور دلچسپی قائم رہے اور وہ یکسانیت اکتا نہ جائے۔لیکن اظہار بیان کے تنوع کے بعد بھی موضوع کے بیان میں ایک اندرونی تسلسل بھی رہتا ہے جو بات ختم ہونے

نوٹ

تک قائم رہتا ہے۔

فیچر کے لیے اختصار بھی ضروری ہے۔طوالت فیچر کو بے مزہ کر دیتی ہے۔فیچر جتنا ہی مختصر ہوگا اتنا ہی دل پر اثر کرے گا۔فیچر کو اس طرح آسان اور عام فہم زبان میں لکھا جاتا ہے کہ پڑھنے والے کو لطف آجائے۔فیچر لکھتے وقت نہ تو لفاظی سے کام لیا جاتا ہے اور نہ بہتر سے بہتر زبان لکھنے کی شعوری کوشش کی جاتی ہے بلکہ ہلکی پھلکی زبان جو عام لوگوں کی سمجھ میں آجائے وہی استعمال کی جاتی ہے۔فیچر ایک دلکش فرحت بخش اور زندہ دل تحریر ہے۔

فیچر میں ایک ہی بات پر پوری توجہ صرف کی جاتی ہے یعنی ایک ہی خیال کو نکھار اور ابھارا جاتا ہے۔اس کا ایک الگ مزاج ہوتا ہے جس کا مقابلہ کسی دوسری صنف نثر سے یعنی مضمون نگاری یا افسانہ نگاری وغیرہ سے نہیں کیا جاسکتا۔اسی لیے فیچر لکھتے وقت مضمون نگاری کے سخت اصولوں کی پابندی نہیں کی جاتی۔مضمون لکھتے وقت رسمی ابتدا یا آغاز، درمیانی نفس مضمون اور روایتی اختتام کے پہلوؤں کو اہتمام کے ساتھ برتا جاتا ہے۔لیکن فیچر لکھتے وقت ان روایاتی اہتمام کی پابندی قطعی ضروری نہیں ہوتی۔

فیچر کے لیے موضوعات بھی الگ سے ہوتے ہیں۔عام طور پر ہر اس عنوان پر جس پر مضمون لکھتے ہیں، فیچر نہیں لکھ سکتے۔اس کے برخلاف کچھ موضوعات ایسے ہوتے ہیں جس پر فیچر تو لکھ سکتے ہیں لیکن مضمون نہیں لکھ سکتے۔دراصل مضمون معلوماتی ادب کا حصہ ہے جب کہ فیچر ہلکا پھلکا ادب کہلاتا ہے۔اس میں معلومات کے بوجھ سے قاری بوجھل نہیں ہوتا بلکہ وہ فیچر پڑھتے وقت تازگی محسوس کرتا ہے۔کوئی بھی مضمون عموماً حقائق کا مجموعہ ہوتا ہے۔کسی سنجیدہ مسئلہ پر بحث ہوتی ہے۔دلیلیں پیش کی جاتی ہیں۔فلسفہ بیان کیا جاتا ہے۔عالمانہ اور گہری وسنجیدہ باتیں ہوتی ہیں، رسمی انداز بیان ہوتا ہے۔فیچر میں اتنی گہری اور عالمانہ باتیں نہیں ہوتیں۔فیچر میں کسی بات کی تعریف بھی ہوسکتی ہے، اعتراض بھی ہوسکتا ہے لیکن اس کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ قاری فیچر پڑھ کر بیزار نہ ہو۔ایک تازگی برقرار رہے۔فیچر کی تحریر میں دلچسپی کے لیے ڈرامائی کیفیت بھی پیدا کی جاسکتی ہے۔فیچر کا خاتمہ بھی دلچسپ طریقہ سے کیا جاتا ہے۔فیچر مضامین کے لیے دلچسپ سرخیوں کا انتخاب بھی ضروری ہے۔

فیچر لکھتے وقت اس کا دھیان بھی رکھا جاتا ہے کہ فیچر کس قسم کے قاری کے لیے لکھا جارہا ہے۔عید پر اگر عید نہ منانے والوں کے لیے فیچر لکھا جاتا ہے تو اس میں وہ نکات اور تفصیلات شامل کئے جائیں گے جو عید منانے والے قاری سے مختلف ہوں گے۔فیچر کے لیے موضوعات بے شمار ہوسکتے ہیں جیسے تحقیقات، فیشن، موسمیات، ٹیلی ویژن پروگرام، مختلف پیشے اور اس سے جڑے ہوئے لوگ۔موٹر کار، ڈاک ٹکٹ، باغبانی وغیرہ وغیرہ۔غرضیکہ آسمان اور زمین کے درمیان کی کسی بھی چیز کو فیچر کو موضوع بنایا جاسکتا ہے۔اس کے لیے تیز قوت مشاہدہ، وسیع تجربات اور معلومات کی ضرورت ہے۔

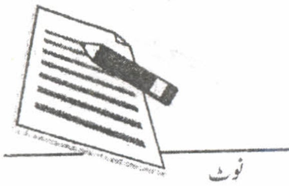

نوٹ

مقاصد

اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ

- یہ بتا سکیں گے کہ فیچر کسے کہتے ہیں۔
- فیچر لکھنے کے مقاصد بیان کر سکیں گے۔
- فیچر کی اہمیت جان سکیں گے۔
- فیچر لکھنے کا طریقہ سیکھ سکیں گے۔

آپ نے یہ جان لیا اور سمجھ لیا کہ فیچر کسے کہتے ہیں۔ آیئے فیچر کا ایک نمونہ دیکھیں۔

اکیسویں صدی میں ہر طرف بوڑھے ہی بوڑھے نظر آئیں گے!

۲۱ ویں صدی شروع ہونے کا جشن پوری دنیا دھوم دھام سے منانے کو تیار ہے۔ پوری دنیا میں نئی صدی کی آمد پر مسرت کا ماحول ہے لیکن اسی کے ساتھ ایک سچائی یہ بھی ہے کہ آنے والی یہ نئی صدی پوری دنیا کے لیے کئی نئے اور سنگین مسائل بھی لے کر آ رہی ہے، جن سے نپٹنے کے لیے اگر ابھی سے کوششیں شروع نہ کی گئیں تو ۲۱ ویں صدی ۲۰ ویں صدی سے بھی زیادہ تکلیف دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ خاص طور سے ترقی پذیر ممالک یعنی غریب ملکوں کے سامنے زیادہ چنوتیاں پیش آنے کا امکان ہے۔

نئی صدی میں دنیا کو کھانا، بجلی، پانی، بے روزگاری، فاقہ کشی جیسے سنگین مسائل کا سامنا تو کرنا ہی پڑے گا ساتھ ہی ایک اور نیا مسئلہ بھی دنیا کے سامنے کھڑا ہونے والا ہے اور وہ ہے "بوڑھوں کا مسئلہ" اقوام متحدہ اور عالمی یوم بزرگ پر جو رپورٹیں سامنے آئی ہیں وہ کافی چونکانے والی ہیں۔ ان رپورٹوں کے مطابق 2000ء کے آخر تک 60 برس سے زائد عمر کے لوگوں کی تعداد 60 فی صد سے زیادہ ہو جائے گی۔ اس وقت دنیا میں آبادی کی اضافی شرح ۷،۱ فی صد ہے جب کہ ضعیفوں میں یہ شرح ۲،۲ فی صد ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگلی صدی میں ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب دنیا میں ہر طرف بوڑھے ہی نظر آئیں گے اور آبادی کا عمر کے لحاظ سے تناسب پوری طرح غیر متوازن ہو جائے گا۔

ضعیفوں کی بڑھتی آبادی سے ہندوستان بھی اچھوتا نہیں ہے۔ ہندوستان میں 1901 میں ضعیفوں کی کل تعداد ایک کروڑ 20 لاکھ تھی جو 1961ء میں بڑھ کر 2 کروڑ 56 لاکھ اور 1991ء میں 3 کروڑ 53 لاکھ ہو گئی۔ اس صدی کے آخر میں ہندوستان میں یہ تعداد تقریباً 6 کروڑ ہو جانے کا امکان ہے۔ اس طرح 2025ء میں ہندوستان میں 10 کروڑ سے زائد بوڑھے ہوں گے۔ ضعیفوں کی تعداد میں ہونے والے اس اضافہ سے ایک سماجی مسئلہ کھڑا ہو جانے کا خدشہ ہے۔

ضعیفوں کی تعداد میں یہ اضافہ سماج اور سرکار دونوں کے لیے ہی ایک سنگین چنوتی ہوگی۔ آج کے سماج میں مشترکہ خاندان

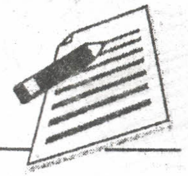

نوٹ

بکھر رہے ہیں جس کی وجہ سے زیادہ تر بوڑھے تنہائی بھری زندگی جینے پر مجبور ہیں۔ ہمارے ملک میں درمیانی اور نچلے طبقہ کے گھروں میں بوڑھے بوجھ بنتے جا رہے ہیں اور نئی نسل ان کے ساتھ جو رویہ اختیار کر رہی ہے وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ آئے دن بوڑھے والدین سے ان کے بیٹوں اور ساس سسر سے بہوؤں کے شرمناک سلوک کی باتیں سامنے آتی ہیں۔ یہی سب سے زیادہ تشویش کی بات ہے کہ جب بزرگوں کی تعداد مسلسل بڑھتی رہے گی تو ان کی ضرورتوں کو کون پورا کرے گا؟ وہ لوگ جو سرکاری یا نیم سرکاری ملازمتوں میں ہیں ان کے لیے فکر اس لیے کم ہے کہ ان کے پاس پنشن اور فنڈ وغیرہ کا سہارا ہوتا ہے لیکن سب سے زیادہ فکر تو ان بوڑھے لوگوں کی ہے جن کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں ہے اور نہ ہی آمدنی کا کوئی دوسرا راستہ۔ عام طور پر ایسے ہی ضعیف لوگوں کو ان کے گھروں میں نظر انداز کیا ہے اور کبھی کبھی تو وہ روٹیوں تک کو محتاج ہو جاتے ہیں۔ ان میں بھی ضعیف خواتین کی حالت زیادہ خراب ہوتی ہے۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ ضعیفوں میں مردوں کے مقابلے خواتین کی تعداد زیادہ ہے 1991، میں ہندوستان میں ضعیفوں کی کل آبادی میں 15 فی صد بیوائیں تھیں۔ ان میں بھی 85 فی صد سے زائد ان پڑھ تھیں۔ ہندوستان کو آنے والی صدی میں بوڑھے لوگوں کے مسئلہ سے نپٹنے کے لیے ابھی سے پالیسی مرتب کرنی ہوگی تا کہ اس سماجی بحران پر قابو پایا جاسکے۔

متن پر سوالات 29B.1

درست جواب پر صحیح کا (✓) نشان لگائیے۔

1. فیچر پڑھ کر لطف حاصل ہوتا ہے کیونکہ:

الف) اس کی زبان مشکل ہوتی ہے۔ (   )

ب) یہ مضمون سے الگ ہے۔ (   )

ج) یہ ہلکے پھلکے انداز میں لکھا جاتاہ۔ (   )

2. فیچر لکھتے وقت مضمون نگاری کے سخت اصولوں کی

الف) پابندی کرتے ہیں۔ (   )

ب) پابندی کبھی کرتے ہیں کبھی نہیں کرتے۔ (   )

ج) پابندی نہیں کرتے۔ (   )

3. فیچر کے اظہار بیان میں

الف) نیا پن ہوتا ہے۔ (   )

ب) تنوع ہوتا ہے۔ (   )

ج) تصنع ہوتا ہے۔ (   )

نوٹ

4. فیچر کو اخبار میں

الف) بالکل آخری صفحہ پر جگہ دی جاتی ہے۔ (   )

ب) درمیان میں جگہ دی جاتی ہے۔ (   )

ج) نمایاں جگہ دی جاتی ہے۔ (   )

آپ نے کیا سیکھا؟

— ہلکے پھلکے انداز میں آسان زبان میں کسی موضوع پر مختصر بیانیہ مضمون کو فیچر کہتے ہیں۔
— فیچر کی زبان مضمون نگاری کی زبان سے آسان ہوتی ہے۔
— فیچر لکھتے وقت مضمون نگاری کے سخت اصولوں کی پابندی نہیں کرتے۔
— فیچر کی سب سے اہم خوبی اس کا اختصار ہے۔طویل فیچر دلچسپی قائم نہیں رکھ سکتے۔
— فیچر لکھتے وقت اظہار بیان میں تنوع پیدا کیا جاتا ہے۔
— فیچر لکھتے وقت ہر قسم کے قاری کی دلچسپی کا خیال رکھا جاتا ہے۔
— فیچر میں دلچسپی بڑھانے کے لیے کبھی کبھی ڈرامائی کیفیت بھی پیدا کی جاتی ہے۔

29B.4 اختتامی سوالات

1. عید ملن پر دو صفحات پر مشتمل فیچر تیار کیجئے۔
2. فیچر کی کوئی تین خصوصیات بتایئے۔
3. فیچر لکھنا مضمون نگاری سے کس طرح الگ ہے۔
4. اخباروں سے فیچر تلاش کریے اور پڑھیے۔

متن پر سوالات کے جوابات

29B.1
1. ج
2. ج
3. ب
4. ج